حدیثیں روایت کی ہیں، جبوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے اسوقت سے آپ کے انتقال فرمانے تک حضرت انسؓ آپ کی خدمت میں رہے اور آپ کی تعلیم و تربیت سے مستفیض ہوتے رہے۔ پھر آپ کے بعد حضرت ابوبکر و عمر و عثمان وغیرہم رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کیا اور آپ کی عمر بہت دراز ہوئی تمام صحابہ کے بعد آپ نے وفات پائی ہے۔

(۴) پھر حضرت عبداللہ بن عباس حبرالامۃ و ترجمان القرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی کا درجہ ہے۔ ان سے ایکہزار چھ سو ساٹھ حدیثیں مروی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیواسطے دعا فرمائی کہ یا اللہ تو ابن عباس کو فقہ فی الدین اور تاویل قرآن عطا فرما۔ اللھم فقھہ فی الدین وعلمہ الکتاب، (۵) ان کے بعد حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ کا مرتبہ ہے انھوں نے ایکہزار پانچسو چالیس حدیثیں روایت کی ہیں (۶) پھر ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا رتبہ ہے ان سے ایکہزار ایک سو ستر احادیث مروی ہیں۔ یہ ایک مدت تک فتوے دیتے رہے۔ ان سے عبداللہ بن عمر اور جابر بن عبداللہ وغیرہما اصحاب نے روایت کی ہے اس کے بعد (۷) حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کا پایہ ہے۔ انھوں نے دو ہزار دو سو دس حدیثیں روایت کی ہیں انھیں بزرگوں کے بارے میں کسی شاعر نے کہا ہے ؎

سبع من الصحب فوق الالف قد نقلوا ✣ من الحدیث عن المختار خیر مضر
ابوھریرۃ۔ سعدٌ۔ جابرٌ۔ انس ✣ صدیقۃ وابن عباس کذا ابن عمر

ماہ محرم الحرام

اس مہینہ کے متعلق گذشتہ سالوں میں محدث میں مفصل مضامین شائع ہوچکے ہیں۔ جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے سلسلے میں اس وقت کے مسلمان جو کچھ بھی کرتے ہیں وہ بالکل ناجائز اور شرعًا ممنوع ہے۔ اسلئے اب پھر ان تمام باتوں کے اعادہ کی ہم ضرورت نہیں سمجھتے۔ بلکہ صرف اس یاددہانی ہی پر اکتفا کرتے ہیں کہ مسلمانو! خدا کیلئے ان بدعتوں میں اپنے مال ضائع کرنے سے بچاؤ۔ اور اپنے ایمان کی حفاظت کرو۔ یہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو مثلاً تعزیے بنانا اور اس پر منتیں چڑھانی۔ اس سے مرادیں مانگنی۔ امام حسینؓ کے نام کی سبیلیں لگانی۔ ماتمی کپڑے پہننا رونا پیٹنا اور نوحہ کرنا وغیرہ وغیرہ یہ تمام باتیں نہ قرآن مجید میں کہیں اللہ نے بتایا۔ نہ حدیثوں سے ثابت ہیں، اور نہ چاروں اماموں میں سے کسی امام نے سکھایا۔ پھر ان شیطانی کاموں میں کیوں اپنے اوقات اور پیسوں کو ضائع کرکے رب کے نافرمان بنتے ہو۔ یاد رکھو کہ محرم کے مہینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل سے اس کے سوا اور کچھ بھی ثابت نہیں کہ اس کی نویں اور دسویں تاریخ کو روزہ رکھا جائے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورا (۱۰ محرم) کا روزہ کبھی ترک نہیں کیا۔ اور فرمایا کہ اگر میں زندہ رہا تو آئندہ سال نویں تاریخ کو بھی رکھونگا پس نویں اور دسویں دونوں تاریخوں میں روزہ رکھنا چاہئے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اس دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال گذشتہ کے گناہ بخشدیگا۔ پس سنت پر خلوص کے ساتھ عمل کرو، اور اس کے علاوہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف رستہ پر چلکر اپنے اعمال کو حبط نہ کرو۔ اللہ ہمیں نیک راستہ اختیار کرنے اور بدعتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مدیر